عہد و بیعت کا ثبوت

تحریر:
شیخ عیسی عبدالقادر حلبی

ترجمہ و ترتیب وتخریج:
ڈاکٹر سید علیم اشرف جائسی ☆

طالب کمال اور مرید وصال کے لئے ضروری ہے کہ وہ کسی شیخ اور مرشد سے وابستہ ہو جائے، جو اسکی رہنمائی کا ذمہ لے اور اسے راہ حق تک پہنچائے۔ اس کے نفس کے تاریک گوشوں کو روشن کرے تا کہ وہ ہدایت یافتہ ہو کر یقین و بصیرت کے مرتبے میں اللہ تعالی کی عبادت کرنے لگے۔

شیخ اپنے مرید سے اس بات کی بیعت لیتا ہے اور یہ عہد کراتا ہے کہ وہ برائیوں سے کنارہ کشی اختیار کریگا اور صفات حسنہ سے آراستگی کی راہ میں شیخ کے ساتھ ساتھ چلے گا، منزل احسان تک پہنچے گا، اور بعد کے منازل و مقامات میں ترقیاں کرے گا۔

بیعت وارادت قرآن مجید، سنت کریمہ اور سیرت صحابہ سے ثابت ہے۔

ا۔ قرآن کریم :

اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

" إن الذين يبايعونك إنما يبايعون الله ، يد الله فوق أيديهم ، فمن نكث فإنما ينكث على نفسه ، و من أوفى بما عاهدعليه الله فسيو تيه أجرا عظيما" (۱)

(بیشک جو لوگ آپکی بیعت کر رہے ہیں وہ حقیقت میں اللہ تعالی کی بیعت کر رہے ہیں، انکے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے تو جو بیعت کو توڑے گا وہ اپنے نفس پر توڑے گا (اسکا وبال اسکے نفس پر ہوگا) اور جو اللہ سے کئے جانے والے عہد کو پورا کریگا تو اللہ تعالی اسے جلد ہی اجر عظیم عطا فرمائے گا۔)

چونکہ یہ بیعت درحقیقت اللہ تعالی کے لئے ہو رہی ہے لہذا اسکے توڑنے پر سخت وعید وتحذیر فرمائی جا رہی ہے۔

"و أوفوا بعهد الله إذاعاهدتم ، و لا تنقضوا الأيمان بعد توكيدها ، و قد جعلتم الله عليكم كفيلا" (۲)

(جب تم عہد کرو تو اللہ تعالی سے کئے ہوئے عہد کو پورا کرو، اور اپنی قسموں کو تاکید کے بعد مت توڑو اور جب کہ تم نے اللہ تعالی کو خود پر ضامن بنالیا ہے۔)

☆ شعبۂ عربی، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد

فرمان خداوندی ہے:

” و أوفوا بالعهد إن العهد كان مسئولا“(۳)

(اور عہد کو پورا کرو، بیشک عہد [کے بارے میں] پوچھا جائے گا)

۲۔سنت کریمہ :

سنت کریمہ میں عہد و بیعت اور تلقین کسی خاص صورت کے ساتھ مقید نہیں ہیں، اور نہ ہی مسلمانوں کی کسی جماعت کے ساتھ مخصوص ہیں، بلکہ سنت میں عہد و بیعت کی مختلف صورتیں ملتی ہیں: انفرادی طور پر بھی ہے اور اجتماعی طور بھی، مردوں کی بیعت بھی مذکور ہے اور عورتوں کی بھی، حتی کہ نابالغین کی بیعت کا بھی ذکر ملتا ہے۔

ا۔مردوں کی بیعت: امام بخاری نے اپنی صحیح میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

” بايعوني على أن لا تشركوابالله شيئا ، ولاتسرقوا ، ولا تزنوا ، ولاتقتلوا أولادكم ، ولاتأتوا ببهتان تفترونه بين أيديكم و أرجلكم، ولا تعصوا في المعروف فمن وفّى منكم فأجره على الله، و من أصاب من ذلك شيئا فعوقب في الدنيا فهو كفارة له ، و من أصاب من ذلك شيئا ثم ستره الله فهو إلى الله إن شاء عفا عنه ، و إن شاء عاقبه ، فبايعناه على ذلك“(۴)

(اس بات پر میری بیعت کرو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کروگے، زنا نہیں کروگے، اپنے بچوں کو قتل نہیں کروگے، افتراپردازی کے ذریعے بہتان نہیں باندھوگے، نیکی میں نافرمانی نہیں کروگے، تو تم میں سے جو بھی عہد کو پورا کریگا اس کا اجر اللہ تعالی پر ہوگا، اور جو ان میں سے کسی چیز میں مبتلا ہوا اور دنیا میں سزا پا گیا تو وہ اس کے لئے کفارہ ہوگا، اور جو ان میں سے کسی چیز میں مبتلا ہوا پھر اللہ تعالی نے اسے پوشیدہ رکھا تو وہ اللہ کے سپرد ہے اگر چاہیگا تو اسے معاف کردیگا اور اگر چاہیگا تو سزا دیگا، بعدازیں ہم نے اسی پر آپکی بیعت کی۔)

ب۔تلقین جماعت: حضرت یعلی بن شداد (۵) فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ وہاں موجود تھے اور وہ انکی تصدیق کررہے تھے، فرمایا کہ: ہم اللہ کے رسول ﷺ کے پاس حاضر تھے، اس وقت آپ نے فرمایا:

” هل فيكم غريبا؟ ، يعني من أهل الكتاب ، فقلنا : لا يا رسول الله ، فأمر بغلق الباب فقال : ارفعوا أيديكم و قولوا : لا إله الا الله ، فرفعنا أيدينا و قلنا : لا إله الا الله ، ثم قال ﷺ : الحمد لله؛ اللهم إنك بعثتني بهذه الكلمة ، و أمرتني بها ، و وعدتني عليها الجنة ، و إنك لا تخلف الميعاد ، ثم قال ﷺ : ألا أبشروا فإن الله قد غفر لكم“(۶)

(کیا تم میں کوئی اجنبی ہے؟، یعنی کوئی اہل کتاب میں سے ہے، ہم نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ، تو آپ نے دروازہ بند کرنے کا حکم دیا، اور فرمایا کہ اپنے ہاتھوں کو اٹھاؤ اور کہو: لا الہ الا اللہ، تو ہم نے اپنے ہاتھوں کو اٹھایا اور کہا: لا الہ الا اللہ، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تمام تعریف اللہ کے لئے ہے، اے اللہ تو نے مجھے اس کلمے کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، اور مجھے اس کا حکم دیا ہے، اور مجھ سے اس پر جنت کا وعدہ فرمایا ہے، اور بیشک تو اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں فرماتا ہے، پھر حضور ﷺ نے فرمایا: سنو! تم سب کو بشارت ہو کہ اللہ نے تمہاری مغفرت فرمادی ہے۔)

ج۔تلقین فرد: حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا کہ: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے ایسے راستے کی رہنمائی فرمایئے جو اللہ تعالی سے قریب تر ہو، اس کے بندوں کے لئے زیادہ سہل ہو، اور اسکے نزدیک سب سے اچھا ہو، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

’’عليك بمداومة ذكر الله سراً وجهراً‘‘

(آہستگی اور بلند آواز سے اللہ کے ذکر پر ہمیشگی و مدامت کرو۔)

حضرت علی نے عرض کیا: ذکر تو ہر کوئی کرتا ہے، مجھے کوئی خاص چیز عطا کیجئے؛ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’أفضل ماقلته أنا و النبيون من قبلي : لا إله الاالله....‘‘(۷)

(میں نے اور مجھ سے پہلے انبیاء نے جو سب سے افضل بات کی ہے وہ ہے: لا الہ الا اللہ۔)

حضرت بشیر سے مروی ہے کہ: میں حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوا تا کہ آپ سے بیعت کروں، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ آپ مجھ سے کس چیز کی بیعت لیں گے؟ تو حضور ﷺ نے اپنے دست مبارک کو بڑھایا اور فرمایا: ’’گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، پانچوں نمازیں انکے وقت پر پڑھو، فرض زکاۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو، حج بیت اللہ کرو، اور اللہ کے راستے میں جہاد کرو۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! دو کے سوا سب کچھ کرنے کی طاقت رکھتا ہوں، دو کی طاقت نہیں رکھتا ہوں: زکاۃ، کہ بخدا میرے پاس اونٹوں کی دس چھوٹی چھوٹی ٹکڑیاں ہیں، جو میرے گھر والوں کے لئے دودھ اور سواری (کا ذریعہ) ہیں، اور رہا جہاد تو میں کمزور دل آدمی ہوں، اور لوگ مانتے ہیں کہ جہاد سے بھاگنے والا غضب الٰہی کا سزاوار ہوگا، میں ڈرتا ہوں کہ اگر جنگ پیش آئی تو کہیں جان کے خوف سے میں بھاگ کھڑا نہ ہوں اور غضب الٰہی کا شکار ہو جاؤں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑا اسے حرکت دی اور فرمایا: ’’يا بشير ! لا صدقة و لا جهاد فبم إذاً تدخل الجنة ؟ قلت يا رسول الله ابسط يديك أبايعك فبسط يده فبايعته عليهن‘‘(۸)

(اے بشیر! نہ زکاۃ نہ جہاد، تب کس چیز کے بل بوتے پر جنت جاؤ گے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہاتھ بڑھایئے تا کہ میں آپ کی بیعت کروں، تو آپ نے ہاتھ بڑھایا اور میں نے ان چیزوں پر آپ کی بیعت کی۔)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان سے بیعت لیتے وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

’’أبايعك على أن تعبد الله وحده، ولا تشرك به شيئا، و تقيم الصلاة، و تؤتى الزكاة، و تنصح المسلم و تبرأ من الشرك‘‘(۹)

(میں اس [شرط] پر تمہاری بیعت لے رہا ہوں کہ تم خدائے واحد کی عبادت کرو گے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، نماز قائم کرو گے، زکاۃ دو گے، مسلمان کی خیر خواہی کرو گے، اور شرک سے براءت کرو گے۔)

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

’’بايعت رسول الله ﷺ على إقامة الصلاة ، و إيتاء الزكاة، والنصح لكل مسلم‘‘(۱۰)

(میں نے نماز قائم کرنے، زکاۃ دینے، اور ہر مسلم کی خیر خواہی کرنے پر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ:

’’كنا إذا بايعنا رسول الله ﷺ على السمع و الطاعة، يقول لنا رسول الله ﷺ : ’’ فيما استطعتم‘‘ (۱۱)

(جب ہم رسول اللہ ﷺ سے سمع و طاعت پر بیعت کی تو آپ ہم سے فرما رہے تھے: جس کی تم لوگ استطاعت رکھتے ہو۔)

د۔ خواتین کی بیعت: حضرت سلمی بنت قیس رضی اللہ عنہا۔ جو حضور ﷺ کی ایک خالہ اور بنو عدی بن نجار کی ایک خاتون تھیں، اور

جنھوں نے حضور ﷺ کے ساتھ دونوں قبلوں کی طرف نماز ادا کی تھی۔۔فرماتی ہیں کہ:

" جئت رسول الله ﷺ فبايعته في نسوة من الأنصار؛ فلما شرط علينا أن لا نشرك بالله شيئا، ولا نسرق ، و لا نزنى ، و لا نقتل أولادنا ، و لا نأتى ببهتان نفتريه بين أيدينا و أرجلنا ، و لا نعصيه في المعروف ، قال : و لا تغششن أزواجكن ، قالت فبايعناه ثم انصرفنا، فقلت لامرأة منهن: ارجعى فسلى رسول الله ﷺ ما حُرم علينا من مال أزواجنا ؟ قالت : فسألته فقال : تأخذ ماله فتحابى به غيره "(۱۲)

(میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور انصار کی عورتوں کے ساتھ آپ سے بیعت ہوئی حضور نے ہمیں اس شرط پر بیعت کیا کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں، چوری نہ کریں، زنا نہ کریں، اپنی اولاد کو قتل نہ کریں، نہ اپنے جی سے گڑھکر بہتان باندھیں، نہ نیکی میں آپکی نافرمانی کریں، اور فرمایا کہ: تم لوگ اپنے شوہروں کو ہرگز دھوکہ مت دو، حضرت سلمی فرماتی ہیں کہ پھر ہم نے آپکی بیعت کی اور لوٹ گئے، میں نے ان عورتوں میں سے ایک سے کہا کہ واپس جاؤ اور حضور ﷺ سے دریافت کرو کہ ہمارے شوہروں کے مال میں سے ہم پر کیا چیز حرام کی گئی ہے؟ اس عورت نے کہا کہ جب میں نے آپ سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ: تم اسکا مال لے کر اس کے ذریعے دوسروں سے الفت کرو۔)

حضرت امیمۃ بنت رقیقۃ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں:

" أتيت رسول الله ﷺ في نسوة فبايعنه فقلن نبايعك يا رسول الله على أن لا نشرك بالله شيئا، ولا نسرق ، و لا نزنى ، و لا نقتل أولادنا ، و لا نأتى ببهتان نفتريه بين أيدينا و أرجلنا ، و لا نعصيك في المعروف ، فقال رسول الله ﷺ : فيما استطعتن و أطقتن، فقلن : الله و رسوله أرحم بنا من أنفسنا ،هلم نبايعك يا رسول الله ، فقال : إنى لا أصافح النساء إنما قولى لمائة امرأة كقولى لامرأة واحدة "(۱۳)

(عورتوں کی ایک جماعت کے ساتھ میں حضور ﷺ کے پاس بیعت ہونے کے لئے آئی اور عرض کیا: یارسول اللہ ہم آپ سے اس شرط پر بیعت ہورہے ہیں کہ اللہ تعالی کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے، چوری نہیں کریں گے، زنا نہیں کریں گے، افتراپردازی کے ذریعے بہتان نہیں باندھیں گے، نیکی میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گے، تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ: جس قدر تم لوگ استطاعت اور طاقت رکھتی ہو، عورتوں نے عرض کیا کہ: اللہ اور اس کے رسول ہم پر خود ہم سے زیادہ مہربان ہیں، لائیے ہم آپ کی بیعت کریں تو آپ نے فرمایا کہ: میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا سو عورتوں کے لئے میری بات ویسی ہی ہے جیسی ایک عورت کے لئے ہے۔)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا حضور کے پاس اسلام پر بیعت ہونے کے لئے آئیں تو آپ نے فرمایا کہ:

" أبايعك على أن لا تشركى بالله شيئا ، ولا تسرقى ، و لا تزنى ، و لا تقتلى ولدك ، و لا تأتى ببهتان تفترينه بين يديك و رجلك ، و لا تنوحى ، و لا تبرجى تبرج الجاهلية الأولى" (۱۴)

(میں اس شرط پر تمہاری بیعت لے رہا ہوں کہ تم اللہ تعالی کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گی، چوری نہ کروگی، زنا نہ کروگی، اپنے بچے کو قتل نہ کروگی، خود سے افتراپردازی کے ذریعے بہتان نہ باندھوگی، بین نہ کروگی، اور پچھلی جاہلیت کی طرح بناؤ سنگار کی نمائش نہ کروگی۔)

حضرت عزہ بنت خایل رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ حضور ﷺ کے پاس آئیں تو آپ نے انھیں اس عہد پر بیعت کیا کہ:

" لا تزنين ، و لا تسرقين ، و لاتئدين فتبدين أو تخفين"

(نہ زنا کروگی، نہ چوری کروگی، نہ مولود کو علانیہ یا خفیہ درگور کروگی۔)

''حضرت عزہ فرماتی ہیں کہ ظاہری وأد کو تو میں سمجھ گئی مگر خفیہ وأد کو نہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اور نہ آپ نے مجھے مطلع فرمایا، میری سمجھ میں یہ بات آئی ہے کہ وہ بچے کو ضائع کرنا ہے....''(۱۵)

ھ۔نابالغ کی بیعت: امام طبرانی نے محمد بن باقر بن علی بن حسین علی جدہم وعلیہم الصلاۃ والسلام سے روایت کی ہے کہ:

" إن النبی صلی الله علیه و سلم بایع الحسن و الحسین و عبدالله بن عباس و عبد الله بن جعفر رضی الله عنهم و هم صغار و لم یبقلوا ، و لم یبلغوا، و لم یبایع صغیرا إلا منا " (۱۶)

(نبی کریم ﷺ نے حسن، حسین، عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن جعفر کو بیعت فرمایا اور وہ اتنے چھوٹے تھے کہ نہ تو ان کی ریخیں نکلی تھیں اور نہ وہ بالغ ہوئے تھے، اور حضور نے ہمارے سوا کسی چھوٹے بچے کو بیعت نہیں فرمایا۔)

امام طبرانی ایک اور روایت میں فرماتے ہیں کہ: عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم سات سال کی عمر میں حضور ﷺ سے بیعت ہوئے، رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کو دیکھا تو تبسم فرمایا اور اپنے دست مبارک کو بڑھا کر ان دونوں کو بیعت فرمایا۔(۱۷)

خلاصۂ کلام یہ کہ صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم حضور ﷺ سے بیعت ہوتے تھے، اور بیعت ہونے والوں میں بوڑھے جوان بچے، مرد وزن سبھی تھے، اور مختلف عنوان سے بیعت ہوتے تھے، جیسے: اسلام پر بیعت، ہجرت پر، نصرت وحمایت پر، فرمانبرداری واطاعت پر، اور موت پر بیعت وغیرہ۔

۳۔۔سیرت صحابہ

صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء سے بیعت ہوئے۔ ابن شاہین نے ابراہیم بن منتشر سے روایت کی ہے، انھوں نے اپنے والد سے، اور انکے والد نے اپنے والد سے، وہ فرماتے ہیں کہ:

" کانت بیعة النبی ﷺ حین أنزل الله علیه ،" إن الذین یبایعونك إنما یبایعون الله" (۱۸) ، التی بایع الناس علیها : البیعة لله و الطاعة للحق ، و کانت بیعة أبی بکر رضی الله عنه: تبایعونی ما أطعت الله ، و کانت بیعة عمر رضی الله عنه و من بعده کبیعة البنی صلی الله علیه و سلم"(۱۹)

(جب اللہ تعالی نے آپ پہ آیت کریمہ نازل فرمائی کہ:''بیشک جو لوگ آپ سے بیعت ہو رہے ہیں وہ اللہ سے ہی بیعت ہو رہے ہیں''، تو حضور ﷺ کی بیعت جس پر لوگ آپ سے بیعت ہوئے یوں تھی ''اللہ کے لئے بیعت اور حق کی اطاعت''، اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت تھی کہ ''جب تک میں اللہ کا مطیع ہوں تم میری (اطاعت کی) بیعت کر رہے ہو۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور انکے بعد والوں کی بیعت (کا طریقہ) رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی طرح تھا۔)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

" قدمت المدینة و قد مات أبو بکر رضی الله عنه واستخلف عمر رضی الله عنه ، فقلت لعمر: ارفع یدك أبایعك علی ما بایعت علیه صاحبك قبلك علی السمع و الطاعة فیما استطعت " (۲۰)

(میں مدینے پہنچا جبکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وصال فرما چکے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہو چکے تھے، میں نے حضرت عمر سے کہا کہ: اپنا ہاتھ بڑھائیے، میں اس بات پر آپ سے بیعت ہوتا ہوں جس پر آپ سے پہلے آپ کے ساتھی سے ہوا تھا یعنی حسب استطاعت سننے اور اطاعت کرنے کی بیعت کرتا ہوں۔)

حضرت سلیم ابو عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:"إن وفد الحمراء أتوا عثمان رضى الله عنه فبايعوه على ألا يشركوا بالله ، و يقيموا الصلاة ، و يؤتوا الزكاة ، و يصوموا رمضان ، و يدعوا عيد المجوس ، فلما قالوا: نعم ، بايعهم " (٢١)

(وفد حمراء حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، اور اس بات پر ان سے بیعت ہوئے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے، نماز قائم کریں گے، زکاۃ ادا کریں گے، رمضان کے روزے رکھیں گے، پارسی تہوار کو چھوڑ دیں گے، اور جب انھوں نے اقرار کیا تو آپ نے انھیں بیعت فرمایا۔)

بعد میں صوفیاء کرام نے طریقۂ رسول کی پیروی کرتے ہوئے ہر زمانے میں بیعت وارادت کا سلسلہ جاری رکھا، جس نے مسلمانوں کے انفرادی اور اجتماعی تزکیہ واصلاح میں نمایاں کردار ادا کیا۔

تسلسل بیعت وتناقل اجازت:

عہد رسالت سے ہمارے زمانے تک بیعت واجازت اور عہد وتلقین کا یہ سلسلہ نسل درنسل قائم ہے۔ اور ایک دوسرے سے بیعت کا یہ تسلسل بغیر کسی انقطاع کے جاری وساری ہے، اور ہمارے سامنے تحریری رکارڈ کی صورت میں موجود ہے۔ صوفیاء کرام اس بیعت واجازت کو ''قبضة'' (٢٢) کہتے ہیں، جسے ایک دوسرے کے ہاتھوں میں ہاتھ دیکر حاصل کیا جاتا ہے۔ گویا اس طرح سالب موجب سے ملتا ہے جس سے روحانی رَو کا ارتباط اور سند کا اتصال ہوتا ہے، اور بیعت ہونے والے کے اندر روحانی تاثیر سرایت کر جاتی ہے۔

ہر زمانے میں مرشدین کرام نے لوگوں کے دلوں کو خود سے مربوط کر کے قلب محمدی سے ان کے دلوں کا رشتہ استوار کیا ہے۔ ان مرشدین کرام کی حیثیت پاور اسٹیشن جیسی ہوتی ہے، جو بجلی پیدا کرنے والے جنریٹروں سے دور دراز علاقوں میں واقع ہوتے ہیں، ان کا کام جنریٹروں سے بجلی لے کر اپنے قرب وجوار کو روشنی فراہم کرنا ہوتا ہے۔ یہ پاور اسٹیشن خود بجلی پیدا نہیں کرتے بلکہ یہ بجلی کو تقویت دینے اور اسے تقسیم کرنے کا کام کرتے ہیں، چونکہ طویل مسافت کے باعث جنریٹروں سے متصل برقی تاروں میں کرنٹ کمزور ہو جاتا ہے، لہذا ان پاور اسٹیشنوں کی ضرورت ہوتی ہے جو کرنٹ کو پھر سے قوت وفعالیت فراہم کرتے ہیں۔

یونہی مرشدین کرام روحانی رو کو قوت وحرارت عطا کرتے ہیں، ایمان کی فعالیت کو تروتازہ کرتے ہیں، اور دلوں کو نور محمدی سے ضیاء بار کرتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے فرمان: " العلماء ورثة الأنبياء" (٢٣) (علماء انبیاء کے وارث ہیں) کا یہی معنی ہے۔

حصول بیعت وارادت جو پاکیزہ نتائج اور ستودہ صفات اثرات مرتب کرتا ہے اسکی سب سے بڑی دلیل اسکا عملی تجربہ ہے، یہی وجہ ہے کہ:

سلف کاملین نے بیعت وارادت کو اپنایا۔

خلف صالحین ان کی اس وراثت کو گلے لگایا۔

اور جمہور امت اسلامیہ نے اس طریقے کو اختیار کیا۔

حوالے وحواشی:

(۱) سورۃ الفتح:۱۰

(۲) سورہ النحل:۹۱

(۳) سورۃ الاسراء:۳۴

(۴) صحیح البخاری، کتاب الایمان، حافظ منذری کے مطابق، امام مسلم، امام ترمذی، اور امام نسائی نے بھی اس حدیث کی تخریج کی ہے دیکھئے: الترغیب والترهیب، مطبعہ مصطفیٰ بابی حلبی، قاہرہ:۱۳۴۲ھ،۲:۴۱۵۔

(۵) جلیل القدر تابعی اور محدث ہیں، امام ابن حجر نے طبقۂ ثالثہ میں ان کا ذکر کیا ہے، اور کہا ہے: ''صدوق'' دیکھئے: تقریب التہذیب، دارنشر الکتب الاسلامیہ، گوجرانوالہ (پاکستان):۱۳۰۳ھ/۱۹۷۳ء، ۳۸۹۔

(۶) امام احمد، امام طبرانی، اور امام بزار نے تخریج کی ہے، امام ہیثمی مجمع الزوائد میں فرماتے ہیں: " رجالهم موثقون" دیکھئے: مطبعہ قدسی، قاہرہ: غیر مؤرخ، ۱:۱۹۔

(۷) رواہ الطبرانی والبزار باسناد حسن۔

(۸) مسند امام احمد، مجمع الزوائد میں ہے: " رجاله موثقون" دیکھئے: مرجع سابق، ۱:۴۲۔

(۹) مسند امام احمد؛ وسنن نسائی، باب البیعۃ علی نصح کل مسلم۔

(۱۰) صحیح امام بخاری، باب البیعۃ علی اقامۃ الصلاۃ۔

(۱۱) صحیح امام بخاری، کتاب الأحکام؛ وصحیح مسلم، کتاب الزہد والرقاق۔

(۱۲) امام احمد؛ وامام ابویعلی؛ وامام طبرانی، مجمع الزوائد میں ہے "رجاله ثقات" دیکھئے: مرجع سابق، ۶:۳۸۔

(۱۳) جامع امام ترمذی، کتاب السیر، باب بیعۃ النساء؛ وسنن نسائی، باب بیعۃ النساء "و اسناده حسن"۔

(۱۴) سنن نسائی؛ وجامع ترمذی "و صححه"۔

(۱۵) امام طبرانی نے ''الأوسط'' اور ''الکبیر'' میں روایت فرمایا ہے، مزید دیکھئے: امام ہیثمی، مجمع الزوائد، مرجع سابق ۶:۳۹۔

(۱۶) امام ہیثمی، مجمع الزوائد، مرجع سابق، ۶:۱۴۰، "وقال: هو مرسل و رجاله ثقات"۔

(۱۷) دیکھئے: امام ہیثمی، مجمع الزوائد، مرجع سابق، ۹:۲۸۵۔

(۱۸) سورۃ الفتح:۱۰۔

(۱۹) امام ابن حجر، الاصابہ فی تمییز الصحابۃ، معلومات نشر غیر موجود، ۳:۴۵۸۔

(۲۰) محمد یوسف، حیاۃ الصحابۃ، دائرۂ معارف عثمانیہ، حیدرآباد:۱۳۷۹ء۔

(۲۱) رواہ امام احمد، حیاۃ صحابہ سے منقول۔

(۲۲) مصدر قبض/یقبض: پکڑنا، تھامنا، لینا۔

(۲۳) جزء حدیث جسے امام ترمذی نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، دیکھئے: جامع ترمذی، کتاب العلم۔